بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

حاملینِ کتاب و سنت،
علمائے اہلِ حدیث سے!

ملک و ملت کو درپیش جغرافیائی، سیاسی، اخلاقی اور معاشرتی مسائل روز بروز سنگین صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں، اور اصلاحِ احوال کی کوئی بھی صورت نظر نہیں آتی۔ الّا یہ کہ اللہ رب العزت کے حضور گڑگڑا کر توبہ کی جائے اور اس کے سچے پیامبر، رسولِ رحمت، محسنِ انسانیت، سرورِ عالم، قائدِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی اُن آسمانی تعلیمات کو حرزِ جان بنا لیا جائے کہ جن کے باعث آج سے چودہ سو برس قبل سرزمینِ عرب کی خزاؤں کو بہاروں کا پیغام ملا، اور جن کی روشنی میں سسکتی، تڑپتی، دکھی انسانیت نے اپنی نجات کی راہیں تلاش کی تھیں ——— یہ نزولِ رحمت کچھ اُس دور یا علاقہ کے لئے مخصوص نہ تھا، بلکہ اس کی ضیاء پاشیوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں جہاں جملہ عالمِ انسانی کو منوّر کیا، وہاں اس نبیؐ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت قیامت تک کے لئے یہ اصول بھی بیان فرما دیا کہ:

"تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ"

(مشکوٰۃ: ۶۶/۱)

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں، جنہیں اگر تم مضبوطی سے

تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، ان میں سے ایک چیز
کتاب اللہ ہے اور دوسری اس کے رسولؐ کی سنت !"

اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہمیں یہ یقینِ واثق ہے کہ ملتِ اسلامیہ نے کتاب و سنت سے مسلسل اعراض برتتے ہوئے اگر اپنی اجتماعی خودکشی کا فیصلہ نہیں کر لیا، تو اپنی دنیاوی فلاح و بہبود کے علاوہ اخروی سلامتی کی راہیں ہموار کرنے کے لئے بھی اسے کتاب و سنت ہی کے شفیق دامنوں میں پناہ لینا ہو گی اور زندگی کے ہر ہر گوشہ میں یہی اس کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے۔

اندریں حالات، یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ دعوت و اصلاح کی تمام تر ذمہ داریاں تنہا حاملینِ کتاب و سنت کو سنبھالنا ہیں۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں کہ جو اپنے عقیدہ و عمل کے لئے براہِ راست کتاب و سنت سے سند لاتے اور " وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا " پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہر اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ جس کی شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ رسالت ترجمان سے انہیں مل جائے اور ہر اس بات کو ٹھکرا دیتے ہیں کہ جس سے آپؐ نے منع فرما دیا ہو یا کتاب و سنت سے جس کی تائید نہ ہوتی ہو —— یہی ان کی دعوت ہے، اور اسی نہج پر انہوں نے ہمیشہ علمی و عملی، تحریری اور تقریری، ہر لحاظ سے "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کا فریضہ سرانجام دیا ہے —— یہی وہ حق پرست جماعت ہے کہ جس نے کفر و شرک کی ہولناک آندھیوں میں ایمان و توحید کی شمعیں روشن رکھیں، کتاب و سنت کے ذریعے فسق و فجور کی تاریکیوں کو رشد و ہدایت کے اجالوں میں بدلنے کی بھرپور کوششیں کیں، اور بدعت کے گھناؤنے، مکروہ —— مگر بظاہر حسین اور خوشنما —— چہرے سے فریب کے پردوں کو چاک چاک کر کے امتِ رسولؐ کو سنتِ رسولؐ کی دلآویز حقیقتوں سے روشناس کرایا ہے !

لیکن آج ہمارے پیشِ نظر سوال یہ ہے کہ:

اے حاملینِ کتاب و سنّت، علمائے اہلِ حدیث! ملّتِ اسلامیہ کی زبوں حالی کے اِس دَور میں بھی کیا آپ اس کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے مستعد، اور وقت کے اِس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے بھی آپ تیار ہیں یا نہیں؟ —— افسوس کہ بعض تلخ حقائق کی موجودگی میں اس سوال کا جواب چنداں اطمینان بخش نہیں ہے! —— اس میں شک نہیں کہ آپ کی دعوت آج بھی اتنی پاکیزہ اور دل نشین، اتنی ٹھوس اور واضح، اتنی سچّی اور کھری، اتنی مرصع و پُرکشش، اتنی پُرمغز و پُر اثر، اتنی سادہ مگر پُرکار، اور قلبِ سلیم کو اس قدر اپیل کرنے والی ہے کہ دِل بے اختیار اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں —— لیکن المیہ تو یہی ہے کہ دعوت اور داعی میں باہمی مماثلت نہ رہی، قول و فعل میں سلفی مطابقت نہ رہی، علم و عمل میں وہ پہلی سی یگانگت نہ رہی —— حالات کی رَو میں آپ بھی بہہ گئے، جدید دَور کے تقاضے آپ کو بھی لے ڈوبے۔ نئی روشنی نے آپ کی آنکھوں کو بھی خیرہ کر دیا —— چنانچہ جمہوریت آپ کو بھی گھائل کر گئی اور بدی کے اِس سیلاب کی قوتوں کے سامنے بند باندھنے والے، مسندِ دعوت و ارشاد کو کمتر خیال کرتے ہوئے، وراثتِ انبیاء علیہم السلام کے اعزاز کو بھول کر، بے وفا لیلائے اقتدار کے شوق میں، آج خود بھی خاک و خون کی اس دیوی جمہوریت[1] کے ہمدوش فخر کرتے دکھائی دینے لگے!

اپنوں سے بَیر اور غیروں سے محبّت کی پینگیں، آہ! یہ جماعتی انتشار و خلفشار ہی کیا کم تھا کہ اب آپ اپنے امتیازی مسائل کے بھی دَرپے آزار ہو گئے، اور جو دعوت آپ اب تک دوسروں کو دیتے رہے، آج خود ہی اس سے بے نیاز ہو چکے۔ اِلّا ما شاء اللہ! —— ورنہ تبلایا جائے کہ یہ دھڑے بندیاں کس آیۂ قرآنی کا مصداق ہیں؟ کیا قرآنِ مجید نے اسے مشرکین کا شیوہ نہیں تبلایا!

[1] ملک کے موجودہ حالات اس پر شاہد عدل ہیں۔

"وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۔ الآیۃ !" (الروم : ۳۱-۳۲)

کہ "مشرکین میں سے نہ ہو جانا، یعنی ان لوگوں میں سے کہ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور گروہوں میں بٹ گئے!"

——— دوسروں کو توحید کی دعوت دینے والوں سے "لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ" کا یہ قرآنی انتباہ کیونکر نظر انداز ہو گیا؟ اور "چراغ تلے اندھیرا" والی مثال کس پر صادق آتی ہے۔؟

اسی طرح "صحیح حدیث رسولؐ کا مذاق اڑانے والا اگر کافر ہے" تو ڈاڑھی منڈوانا، یا اس قدر کتروانا کہ منڈوانے کے قریب تر معلوم ہو، کس فرمانِ رسولؐ کی رُو سے جائز ہے؟ ——— نیز تصویر اور فوٹو کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ——— اور صحیحین کی اس حدیث کا کون سا راوی کمزور ہے:

"وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً اَوْ شَعِيرَةً !"

(متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ج ۲ ص۳۸۵)

(حدیث قدسی ہے، اللہ رب العزت نے فرمایا:) اس شخص سے بڑھ کر کون زیادہ ظالم ہے، جو میرے ایک وصفِ 'خلق' کی نقل اتارتا ہے؟ (اگر وہ تصویر بنا کر اس وصف کے حامل ہونے کا مدعی ہے) تو اسے چاہیئے کہ (کم از کم) ایک چیونٹی ہی پیدا کر دکھلائے یا گیہوں اور جَو کا ایک دانہ ہی بنا ڈالے!

نیز صحیح مسلم کی اس حدیث پر آپ کو کیا اعتراض ہے:

حضرت ابوالہیاج اسدی بیان کرتے ہیں، مجھ سے حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: "میں تمہیں ایسا کام لگا رہا ہوں جس پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا ——— آپؐ نے حکم دیا تھا:

"لَا تَدَعْ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا وَ لَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا

سَوَّيْتَهُ۔" (صحیح مسلم ج ۱، ص۳۱۲)

کہ "ہر تصویر مٹا دو اور جو قبر بھی اونچی ہو، اسے زمین کے برابر کر دو۔"

ان فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں فوٹو گرافی کا یہ مسئلہ، کیا توحید و شرک کا مسئلہ بھی ہے یا نہیں؟ لیکن غیر اللہ کی نفی کرنیوالے، قبروں کی پوجا سے دوسروں کو روکنے والے —— سٹیجوں پر، منبروں پر، تقریروں میں "اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ[1]" اور "وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ[2]" کی تلاوت کرنے والے، اگر اللہ تعالیٰ کی وصفِ "خلق" کی نقل اتارنے والے (فوٹو گرافروں) کو نہ صرف اس کی اجازت مرحمت فرمائیں، بلکہ اپنی اسی تقریر، جس میں انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی ہے، کی کیسٹ پر رنگین مکھڑے کے ساتھ مسکراتے دکھائی دیں، تو للہ بتلائیے کہ مبتدعین کے گھروں میں "کالی کملی والی سرکار" کی تصویر سجائی جانا کیوں جائز نہیں اور آپ اس کی نکیر کیونکر فرمائیں گے؟ —— بتلائیے، کیا آپ نے اسی ایک مسئلہ میں فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے اپنی دعوتِ توحید و سنت کی پوری عمارت زمیں بوس نہیں کر دی؟ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ جھوٹی شہرت آپ کو کس قدر مہنگی پڑی اور آپ نے کیا کھویا اور کیا پایا ہے؟ —— عزت و ذلت دینے والی واحد و یکتا ذات کون ہے؟ کیا آپ کو اس پر اب اعتماد باقی نہیں رہا؟ —— جدید دور کے اس حقیر تقاضے اور محض ایک حقیر سی خواہش کی تکمیل کے لئے کتاب و سنت سے یہ اعراض

---

[1] [2] (ترجمہ بالترتیب)

"جنہیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو، وہ سب مل کر ایک مکھی بنانے پر بھی قادر نہیں (الحج: ۷۳)" "اور جنہیں تم اس (اللہ) کو چھوڑ کر پکارتے ہو، کھجور کی گٹھلی پر ایک تاگے کے بھی مالک نہیں۔" (فاطر: ۱۳)

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوَاهُ" کی سچی تفسیر و تعبیر نہیں ؟ ـــ پھر اس جدید دور کے ملحدین اور گمراہ و گمراہ کُن مفکرین کو کتاب و سنت کے احکام سے کھیلنے اور آیاتِ الٰہی سے تمسخر کا حق کیوں نہیں پہنچتا؟ ـــ اور کیا یہی آپ کی دعوت کا طرۂ امتیاز ہے ؟ ورنہ اپنے اس طرزِ عمل کے ساتھ تو آپ اپنی دعوت کو لے کر ایک قدم بھی نہیں چل سکتے ، الا یہ کہ ہٹ دھرمی سے کام لیا جائے' اور جو اہلِ حدیث کے شایانِ شان نہیں!

ـــ چنانچہ آپ کا کوئی مخالف اگر آپ سے یہ پوچھ بیٹھے کہ تصویر کی حُرمت سے متعلق جماعت اہلِ حدیث کا متفقہ مؤقف پہلے غلط تھا یا اب غلط ہے ؟ تو آپ کے پاس اس سوال کا جواب کیا ہو گا ؟ اور اگر وہ آپ کے موجودہ طرزِ عمل کو غلط ثابت کرنے کے لئے صحیح بخاری کی اِس حدیث سے استدلال کرے کہ :

"قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَّ عَلَّقْتُ دُرْنُوْکًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْزِعَهٗ فَنَزَعْتُهٗ" (صحیح بخاری ج ۲ ، ص ۲۱۶)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے ، دریں حالیکہ میں نے دروازے پر ایک تصویر دار پردہ لٹکا رکھا تھا ، تو آپؐ نے مجھے اس کے اتارنے کا حکم دیا ، چنانچہ میں نے اسے اتار دیا ؟"

ـــ لیکن آپ اِس اسوۂ رسولؐ کی پرواہ نہ کریں' تو خود اُس کے عقیدہ و عمل کی اصلاح کے لئے آپ اُس کے سامنے ، اسی صحیح بخاری کی کوئی دیگر حدیث کیسے پیش کریں گے ، اور وہ اُس کا پابند کس اصُول کی رُو سے ہو گا ؟ ـــ پھر کیا یہ کتاب و سنت سے گریز کی راہ سُجھانے والی بات نہ ہو گی ؟ اور یہ راہ کون ہموار کرے گا ؟ ـــ اندریں حالات ، آج کے اس دور میں انکارِ حدیث کے سیلاب پر قابو پانا کیسے ممکن ہو گا ؟ جبکہ ملّتِ اسلامیہ کے تمام تر مصائب کی جڑ یہی کتاب و سنّت سے دُوری ہے . تصویر کے اس مسئلہ پر ایک اور پہلو سے غور کرنا بھی ضروری ہے ـــ

صحیحین کی یہ حدیث ملاحظہ ہو :

"اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَلَّذِیْنَ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ" (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۵)

"قیامت کے دن وہ لوگ سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا ہونگے جو (تصویر بنا کر) اللہ تعالیٰ کی (صفتِ) خلق کی نقل اتارتے ہیں۔"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی الماری کو ایک ایسے پردے سے ڈھانپ رکھا تھا، جس پر (جانداروں کی) تصویریں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو انہیں دیکھ کر غصے سے آپؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا، آپؐ نے پردے کو پھاڑ ڈالا اور مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

— تبلائیے، آپ کی دعوت، تصویر بنانے والوں کو شدید عذاب جہنم کی وعید سنا کر ان کو اس عمل سے روکنا تھا، یا اپنی ہی تصویر انکو دھونے دھلانے، انکیبوز کرنے اور اخبارات میں کھیتوں پر شائع کرنے کیلئے انہیں دینا اس دعوت کا مدعا ہے۔ تاکہ اہل حدیث عوام بھی انہیں عقیدت سے اپنے ڈرائنگ رومز یا الماریوں کی زینت بنائیں اور صحیح بخاری کی اس حدیث کی رُو سے وہ نزولِ رحمتِ خداوندی سے محروم رہیں:

"اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلَائِکَةُ"

(صحیح بخاری، ج ۲، ص ۸۸۱)

"جن گھروں میں تصویریں موجود ہوں ان میں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے۔"

— چنانچہ اہل حدیث عوام سے ایک طرف آپ کا یہ سلوک اور ان سے اس قدر عداوت، اگر ملکہ ترنم کی تصویر نہ سہی، آپ ضرور وہاں مسکراتے دکھائی دیں۔ تاکہ رحمتِ خداوندی بہرحال ان کے قریب نہ پھٹکے — لیکن دوسری طرف آپ کو ان سے یہ توقعات کہ وہ آپ کے لئے "زندہ باد" کے نعرے لگائیں اور "جیوے جیوے" کا آسمان سر پر اٹھا لیں، کیا یہی تقاضا ہے عدل و انصاف اور خُلق و مروت ہے؟

— پھر یہ نعرے بھی کیا خوب ہیں :

آ گئے آ گئے وہابی وہابی   چھا گئے چھا گئے وہابی وہابی

آگے پیچھے وہابی وہابی   نیچے اوپر وہابی وہابی

ارے تے ہوگئے وہابی وہابی

کیا یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ یہ نعرے صحاح ستہ کی کون سی کتاب سے منقول ہیں؟ ـــ علاوہ ازیں مساجد میں، منابر پر، تبلیغی اجتماعات میں جو نعرے لگائے جاتے ہیں، ذرا ان کی بھی سند حدیثِ رسولؐ سے عطا فرمائیے، کہ کیا واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطابات سننے وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی یوں ہی نعرے لگائے تھے؟

ـــ اور اگر نہیں، نیز اذان سے قبل درود و سلام پڑھنا بدعت ہے، تو ذرا ان نعروں کے سنت ہونے کی بھی ترجمانی فرمائیے ـــ مزید فرمائیے کہ خطباتِ جمعہ میں "بولو، بولو، جواب دو" کہہ کر آدھا خطبۂ جمعہ خود ارشاد فرمانا اور بقیہ تقریر سامعین سے کروانا ـ پھر تبلیغی اجتماعات میں جھگڑے ڈالنا، پٹاخے چھوڑنا، کیا یہی سنتِ رسولؐ ہے؟ "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کے کیا یہی تقاضے ہیں؟ ـــ "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" کا یہی ترجمہ و تفسیر ہے؟ ـــ آپ نے تو اہلِ حدیث کی ساری دعوت ہی داؤ پر لگا دی ہے۔ ان کا وقار، ان کی متانت، ان کی سنجیدگی ان سے رخصت کر کے دوسروں کی دیکھا دیکھی اہل حدیث عوام کو بھی ناچے باکر رکھ دیا ہے ـــ اور اس پر آپ کو یہ زعم ہے کہ "قائد الحدیث، فخر المحدثین، شیخ التفسیر، شیخ الحدیث، شیخ العرب والعجم" آپ ہی ہیں ـــ جماعت کی مردہ رگوں میں زندگی کی لہر آپ ہی نے دوڑائی ہے، اس کی نشأۃ ثانیہ بس آپ ہی کی رہینِ منت ہے ـ اور "اک ولولۂ تازہ دیا جس نے دلوں کو" وہ آپ ہی کی ذاتِ والا صفات ہے؟ ـــ ذرا سوچئے کہ بدعات کو آپ نے راہ دی، تو پھر ان کا قلع قمع کون کرے گا؟ ـــ اگر آپ نے بھی خبیث جمہوری رذایات اپنا لیں تو اس بتِ ستمگر سے ملتِ اسلامیہ کو کون نجات دلائیگا؟ ـــ

ـــ اگر آپ کی فوٹو جائز ہے، تو اخبارات میں آئے دن، بہانے بہانے سے، عورتوں کی نیم عریاں گندی اور ننگی تصویریں کون ناجائز بتلائے گا؟ ـ اور اگر ان تصویروں سے فحاشی کی اشاعت ہوتی ہے، چنانچہ ملک میں اسی بنا پر ہر طرف عفت و عصمت کے ڈاکو، جنسی جنونی اور خونی بھیڑئے دندنا رہے

ہیں کہ قبروں میں مدفون ہو بیٹیوں کی عزت بھی اب محفوظ نہیں رہی، تو چادر و چاردیواری کا تحفظ کون کرے گا اور ملک و ملت کے روحانی، اخلاقی اور معاشرتی مسائل سے کون اور کیونکر عہدہ بر آ ہو گا؟ ـــ کیا یہ دانشور، جو عورت کو اپنے ہاتھوں کا کھلونا بنا لینا چاہتے ہیں؟ ـــ کیا یہ صحافی، کہ جن کا یہ کاروبار ہے؟ ـــ کیا یہ امراء و وزراء، کہ جن کے نزدیک مسلمان عورت کی عفت و عصمت اس کے ووٹ سے بھی زیادہ سستی ہے، کہ اگر انہیں پردہ کا حکم سنا کر گھروں میں بٹھا دیا گیا تو وہ ان کی سپورٹ سے محروم رہ جائیں گے؟ ـــ اور کیا یہ سیاستدان کہ جنہیں اقتدار سے زیادہ کسی چیز کی فکر نہیں؟ ـــ جی نہیں، یہ آپکا کام ہے، اے حاملین کتاب و سنت! ـــ اور یہ چرکے ہم نے اسی لئے لگائے ہیں، کتاب و سنت کی روشنی میں نشتر اسی لئے چلائے ہیں کہ جماعت اہلحدیث کی رگوں میں جمع ہو جانیوالا یہ فاسد مادہ زائل ہو جائے اور یہ پھوڑے پھنسیاں کہیں رِستے ہوئے ناسور نہ بن جائیں ـــ چنانچہ یہ صحتیاب و تر و تازہ ہو کر، اک نئے عزم صمیم کے ساتھ، اپنے شاندار ماضی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، اپنی تابندہ روایات کی ترجمانی کرتے ہوئے، پھر سے چمن اسلام کی آبیاری کرے اور "قال اللہ و قال الرسول ﷺ" کے سدا بہار پھولوں سے لدے لہلہا اٹھے!

ـــ دیکھئے، لوگ تو آپ کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں، کیونکہ آپ کی دعوت ہی قلوب کو مسخر کرنے والی ہے، لیکن اپنے موجودہ طرزِ عمل سے، آپ نے بھی اگر انہیں مایوس کر دیا، تو یہ کہاں جائیں گے اور خود آپ بھی کہاں ہوں گے؟ ـــ پھر یہ مسندِ دعوت و ارشاد کون سنبھالے گا؟ "اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ" کا مصداق بن کر، سنتِ انبیاء علیہم السلام پر عمل کرتے ہوئے سسکتی، تڑپتی، دم توڑتی انسانیت کی راہنمائی کا فریضہ کون سر انجام دے گا؟ ـــ جی ہاں سوچئے، کیا آپ اپنے طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کی زحمت گوارا فرمائیں گے؟ ـــ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغ!

معذرت کے ساتھ

ایک بندۂ گنہگار!

(اکرام اللہ ساجد)